السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خوش طبعی کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لہوالحدیث کے ضمن میں آتی ہے؟ یہ صراحت ضروری ہے کہ ہمارا سوال ایسی خوش طبعی کے بارے میں جس میں دین کا استہزاء نہیں ہوتا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر خوش طبعی مبنی بر حقیقت ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خاص طور پر اگر اس میں بہتان بھی نہ ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی فرمایا کرتے تھے اور خلاف واقعہ کوئی بات نہ کرتے، رہی ایسی خوش طبعی جو جھوٹ سے عبارت ہو تو وہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ، وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ) (سنن ابی داود، سنن ترمذی وسنن نسائی)

اس آدمی کے لیے بربادی ہے! جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ اس کے لیے بربادی ہے۔ پھر اس کے لیے بربادی ہے۔" شیخ ابن باز"

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 307

محدث فتویٰ